جہاز کریش ہونے کی صورت میں فوت ہونے والوں کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جہاز کریش ہونے کی وجہ سے جو لوگ انتقال کرجاتے ہیں، کیا انہیں شہید مانا جائے گا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جہاز کریش ہونے کی وجہ سے انتقال کرنے والے مسلمانوں کو شہید حکمی کہا جائے گا، حقیقی شہید نہیں کہا جائے گا۔ یعنی ایسے کو شہادت کا رتبہ حاصل ہوگا لیکن اسے غسل و کفن دیا جائے گا۔ شہادت حکمی حاصل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حدیثِ مبارک اور اقوالِ علماء کی روشنی میں جل کر مرنے یا سواری سے گر کر مرنے والوں کو شہید کا رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور جہاز کریش ہونے میں موت عموماً انہی اسباب (جلنے یا گرنے) سے واقع ہوتی ہے، لہٰذا اس طرح انتقال کرنے والے افراد کو شہید حکمی کہا جائے گا۔

سنن ابو داؤد شریف کی ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے سوال کیا کہ: ”وما تعدون الشهادة؟ قالوا: القتل في سبيل الله تعالى، قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: الشهادة سبع سوى القتل في سبيل الله: المطعون شهيد، والغرق شهيد، و صاحب ذات الجنب شهيد، و المبطون شهيد، و صاحب الحريق شهيد، و الذي يموت تحت الهدم شهيد، و المرأة تموت بجمع شهيد“ ترجمہ: تم شہادت کسے کہتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا: اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیے جانے کو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیے جانے کے علاوہ بھی سات شہادتیں ہیں: (1) طاعون میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید ہے (2) ڈوب کر مرنے والا شہید ہے (3) ذات الجنب (بیماری کا نام) میں مرنے والا شہید ہے (4) جو پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے شہید ہے (5) جو جل کر مرے شہید ہے (6) جو کسی کے نیچے دب کر مرے شہید ہے (7) اور جو عورت بچے کی ولادت میں یا کنوارے پن میں مرے شہید ہے۔ (سنن ابی داؤد، جلد 3، صفحہ 188، حدیث: 3111، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: ”وقد جمع شیخ مشایخنا الحافظ جلال الدین السیوطي ماورد من أنواع الشهادة الحكمية في كراسة، منهم: الغريق والحريق والمهدوم۔۔۔ والمعنى أنهم يشاركون الشهداء في نوع من المثوبات التي يستحقها الشهداء لا المساواة في جميع أنواعها“ ترجمہ: ہمارے شیخ الشیوخ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس شہادتِ حکمی کی اقسام میں جو کچھ وارد ہے، انہیں ایک رسالے میں جمع کیا ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں: ڈوب کر، جل کر، دب کر مرنے والے۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ شہدا کے ساتھ ان سینکڑوں فضائل میں سے بعض میں شریک ہوتے ہیں جن کے شہدا مستحق ٹھہرتے ہیں، نہ کہ ان کے ہر پہلو میں برابر ہوتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 6، صفحہ 2469، مطبوعہ: بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے ”انه ينال ثواب الشهداء كالغريق، والحريق، والمبطون، والغريب إنهم شهداء بشهادة الرسول صلى الله عليه وسلم لهم بالشهادة وان لم يظهر حكم شهادتهم فى الدنيا“ ترجمہ: شہید حکمی کو شہدا کا ثواب ملے گا، جیسا کہ ڈوب کر فوت ہونے والا، جل کر فوت ہونے والا، پیٹ کی بیماری میں فوت ہونے والا اور جو پردیس میں فوت ہو جائے، یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے لیے شہادت کی گواہی کے سبب شہدا ہیں، اگرچہ ان کی شہادت کا حکم دنیا میں ظاہر نہیں ہوتا۔ (بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 322، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

شہید حکمی کی صورتوں کے متعلق بہار شریعت میں ہے ”(5) جو جل کر مرا شہید ہے۔۔۔ ان کے سوا اور بہت سی صورتیں ہیں جن میں شہادت کا ثواب ملتا ہے۔۔۔۔۔ (10) سواری سے گر کر یا مرگی سے مرا۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 859، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4359

تاریخ اجراء: 29 ربیع الآخر 1447ھ/23 اکتوبر 2025ء